چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

روزہ اور اس کے تقاضے!

رمضان میں ایک مزے کے دو مزے ملتے ہیں۔ سحر خیزی کے باعث نماز تہجد کا سرور بھی اور روزے کی وجہ سے نفس کی شورش سے سکون بھی۔ طبیعت میں ایک خوشگوار سی یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس یکسوئی میں نفس کی پہچان بڑھتی ہے۔

بعض اصطلاحات زبان زد عام تو ہوتی ہیں مگر عوام سے ان کا مفہوم پوشیدہ ہوتا ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔

ہر جاہل کی زبان پر ہے لیکن جس کا کوئی حلیہ نہیں، اس کی کیا پہچان ہے نہ نفس کی شکل معین نہ نفوس کے پروردگار کی کوئی مورت اور صورت۔ روزہ اور نماز جب جمع ہو جائیں تو روح کو اک راحت ملتی ہے۔ عقل کے سوچے بغیر دل خدا کی ذات کو سمجھنے لگتا ہے انسان میں خودی مٹ جاتی ہے۔ غرور خاک میں مل جاتا ہے۔ اس کی ساری خدائی میں وہ اپنے آپ ہی کو حقیر پاتا ہے۔ نماز کی عبادت اور روزے کی ریاضت اس کو نظام کائنات میں اس کی اصلی جگہ بتاتے ہیں۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں کس باغ کی مولی ہوں اور میری کیا بساط ہے۔ اس غیر متناہی نظام میں کوئی شاہ ہوا تو کیا۔ گدا ہوا تو کیا۔ خضر کی عمر پائی تو کیا۔ کلی کی طرح ایک دفعہ مسکرا کر مٹی ہو گئے تو کیا۔ زندگی میں اک موت سی طاری ہوتی ہے۔ مگر یہ موت اور مایوسی کا ایک لمحہ حیات جاوداں سے بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بعد سچی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ طبیعت دنیا کی بے ثباتی کو دل سے قبول کرتی ہے۔ اور اپنی بے بسی پر آگاہ ہوتی ہے۔ حق الیقین کے ساتھ انسان جان لیتا ہے کہ

نیک ارادہ اور خدمت خلق ہی میرا شرف ہے باقی دنیا ہیچ دکا رِ دنیا ہیچ۔

یاد رکھو۔ اللہ کے عبادت گذار مخلوق کے خدمتگذار ہونے چاہئیں۔ اس سے جلدی روح پر رنگ برسنے لگتا ہے اور کارخانۂ کائنات ایک میلا نظر آتی ہے منیچے کے تبسّم اور پھول کی شگفتگی میں وہی وہ نظر آتا ہے ہر طرف دوست ہی دوست نظر آتے ہیں۔ دشمن ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔

جس نے تاروں کی چھاؤں میں اُٹھ کر نماز تہجد پڑھی۔ صبح صادق ہونے سے پہلے سحری کھائی اور دن بھر بُرے خیالات سے دل و دماغ کو پاک رکھا اس پر آہستہ آہستہ ایک محویت اور کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض بدنصیب رمضان کے بعد فوراً اللے تللے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ قسمت والے رمضان کی کیفیت کو سال بھر جاری رکھتے ہیں اور اچانک زندگی میں موت کا مزا پاتے ہیں۔ یہ موت غلط آرزوؤں کی موت ہوتی ہے۔

علمی طور پر تو روزہ کے فوائد جسمانی ہیں مگر جسم کمزور ہونے سے روح کی طاقت بڑھتی ہے۔ آئینۂ دل غبار سے صاف ہو کر جگمگا اُٹھتا ہے۔ جان مضمل سی ہوتی ہے۔ گناہ کی جسارت چھین لی جاتی ہے۔ جسم میں جتنا فتور ہے سب دانۂ گندم کا قصور ہے۔ اس کی زیادتی ابن آدم کو جنت سے لڑھکا دیتی ہے۔ خوراک کی کمی نفس کی شورشوں کو کم کرتی ہے۔ کم خوابی۔ کم خوری۔ کم گوئی انسان کو پرنور سیمابی فضاؤں اور تاروں کی ضیاؤں میں لے جاتی ہے۔ کس قوم نے اللہ کا حکم مان کر رات کو دن بنا دیا۔ رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کی ہر بستی رات کا آخری حصّہ جاگتی ہے۔ طبیعتوں میں نیا انقلاب اور نئی زندگی کا ظہور ہوتا ہے۔ ریاضت اور عبادت کے اس مہینے میں سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے لیکن مسلمانوں نے اپنی غفلت سے

بقیہ ص ۱٦ پر